# عہدِ بنو عباس میں کتبِ دلائل النبوۃ کے اہم مباحث کا تجزیہ

A Critical Analysis of the Important Topics in Books on Proofs of Prophethood Written in the Reign of Banu Abbas

جہانگیر آصف*

**Abstract:**

Venerable Prophets were a cut above the rest of humankind due to their superior knowledge and gnosis, purity and purity, nature and character. Allah raised them for guiding and directing people in every era of human history. The Prophets were endowed with miraculous gifts and manifest signs so as to establish their Prophethood beyond a shadow of a doubt. In order to reinforce sound belief in Prophethood and Messengership, Muslim savants produced works of great merit in the early period of the reign of Banu Abbas. They, the Muslims scholars and philosophers, put forward logical and legal arguments in their treatises to buttress the Islamic belief in Prophets. The books on proofs of Messengership dwelled on various topics such as an introduction to Islamic scholastic theology, a critical analysis of the objections of Greek and Roman philosophers and their repudiation, the classification of miracles, the Prophet's Night Journey and Ascension into Heaven, the Prophet's splitting of chest by the Archangel, the splitting of the moon, a mention of the Prophet's predictions, the predictions of the Messengers prior to the final Prophet, the inimitability of the Qur'an and miracles pertaining to wars in the epoch of the final Prophet (ﷺ).

**keywords:** Messengers, Miraculous, Philosophers ,Scholastic theology .Splitting of chest, Splitting of the moon

کسی بھی موضوع کی تصنیف وتالیف میں اس کے عوارضِ ذاتیہ کے بارے کلام کیا جاتا ہے۔ کتبِ لُغات میں قدیم وجدید لُغات اور لغوی عبارات واشارات، کتبِ فقہ میں کلیات ومسائل، اُصول کی کتب میں اس کے قوانین و قواعد، نیز کتبِ احادیث پیغمبرِ اسلام کے فرامین وآثار جبکہ سائنسی علوم پر مشتمل کتب میں اس خاص علم کے قواعد و ضوابط کو ضبطِ تحریر میں لایا جاتا ہے۔ بعینہٖ کتبِ دلائل النبوۃ میں رسولِ محتشم ﷺ کی نبوت کے اثبات پر نقلی و عقلی زاویوں سے دلائل کو رقم کیا جاتا ہے نیز ان میں منطقی اور فلسفی

*پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات

بنیادوں پر دلائل کے ساتھ خواصِ نبوت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ سرورِ دوعالم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے محبّت ایمان کی بنیاد ہے۔ اس لئے اہلِ علم نے رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر لکھنا ضروری جانا اور ابتدائے اسلام سے ہی ان کا قلبی رجحان اس طرف ہوا۔ یہاں تک کہ سیرتِ رسولِ عربی ﷺ وہ عظیم فن ٹھہرا کہ تعدّدِ اوراق و تصنیفات کے اعتبار سے قرآن و حدیث کے بعد کسی فن نے بھی اس سے زیادہ ترقی نہیں کی۔ آئے روز اس کی مختلف النوع اقسام و جہات متعارف ہوتی گئیں۔ تیسری صدی ہجری میں کتب دلائل پر مستقل تصنیف کا آغاز ہوا۔ چوتھی اور پانچویں صدی کا دور اس فن کی کتب کے معیار و مقدار کے لحاظ سے مثالی عہد قرار پایا۔ کتبِ دلائل النبوۃ کی مباحث سیرت نگاری کے شعبۂ کلامیات سے مربوط و منسلک ہیں۔ اس عنوانِ سیرت میں سیرتِ رسول ﷺ کے اثبات کے سائنسی اور منطقی دلائل کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ دلائل النبوۃ پر باقاعدہ تصانیف کا رجحان عہدِ بنو عباس میں ہی شروع ہوا اور اسی میں پروان چڑھا۔ ان کتب کی تصانیف کا ایک اہم سبب ان باطل فرقوں کا ردّ تھا جنہوں نے نبوت جیسے متبرک عقیدہ میں اشکالات وارد کرنے کی کوشش کی۔ مسلم امہ کے علماء و مفکرین نے اپنی ذمہ داری کو سر انجام دیتے ہوئے اس شعبہ میں اپنا مثبت کردار ادا کیا اور وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنی تصانیف میں منکرینِ نبوت کا رد پیش کرتے ہوئے عقلی، منطقی اور کلامی انداز میں دلائل ذکر کئے ہیں۔ تصنیف و تالیف کا یہ سلسلہ بلاانقطاع جاری رہا۔ اس فن کی اہم ترین اور بنیادی کتب وہی ہیں جو عباسی عہد کی ابتدائی صدیوں میں تحریر ہوئی ہیں۔ اس اہم موضوع پر مشتمل تصانیف غیر معمولی ابحاث پر مشتمل ہیں۔ ان ابحاث سے متعلق آگہی علمی حلقوں کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اس اہمیّت و ضرورت کے پیشِ نظر موضوع ہذا'' **عہدِ بنو عباس میں کتبِ دلائل النبوۃ کے اہم مباحث کا تجزیہ** ''کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا تین اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلے جزو میں موضوع کی ضرورت و اہمیّت اور پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا جزو عباسی عہد کی کتبِ دلائل النبوۃ کے اہم مباحث پر مشتمل ہے۔ جبکہ تیسرے جزو میں خلاصۂ بحث تحریر کیا گیا ہے۔ اس عہد کی تحریر کردہ کتبِ دلائل النبوۃ اہم مباحث ذکر کی جاتی ہیں۔

## ا۔علومِ عقلیہ کی مبادیات کا تعارف

کتبِ دلائل النبوۃ میں سیرتِ رسولِ عربی ﷺ کو روایت واحادیث کے ساتھ ساتھ فلسفیانہ اور منطقی اُسلوب میں بیان کیا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس نہج کی بعض کتب کی ابتدائی ابحاث علم الکلام کی تعریفات، قواعد وضوابط اور بنیادی شرائط پر مشتمل ہوتی ہیں۔کلامی ابحاث کو جن مصنّفین نے بیان کیا ہے اُن میں ایک اہم نام ابو الحسن الماوردیؒ کا ہے۔ مؤلف عقل،علم اور دلیل کے باہمی تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ادلّہ اسے کہتے ہیں جو مدلول علیہ کے ذریعے علم تک پہنچائے اور دلیل عقل کے ذریعے معلوم ہوتی ہے جبکہ مدلول علیہ دلیل کے ذریعے معلوم ہوتا ہے تو عقل دلیل تک رہنمائی کرتی ہے ۔عقل خود دلیل نہیں ہے۔کیونکہ عقل ہر دلیل اور مدلول علیہ سے معلوم ہونے والی چیز کی اصل ہے اور اس وجہ سے اس کو امّ العلم کہتے ہیں۔ (1)علامہ ماوردیؒ علم الاکتساب کی وضاحت میں اس کے طُرق اور ذرائع کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔نیز دلیل اور ضرورت پر تفصیل سے کلام کرتے ہوئے عقل و سمع کے احکامات کو بھی ذکر کرتے ہیں۔آپ لکھتے ہیں کہ عقل وہ ہے جو اپنے موجبات کے ذریعے علم کا فائدہ دے۔(2)امام احمد بن الحسین بیہقیؒ نے بھی عقل کی اہمیّت بیان کرتے ہوئے وحی کے مقابلہ میں اس کی محدودیت کو بیان کیا ہے کہ عقل کا تعلق محض انسان کی ذات سے جبکہ وحی کے ذریعے رہنمائی من جانب اللہ ہوتی ہے۔(3) قاضی عبد الجبار المعتزلی بھی دلائل النبوۃ کے مقدمہ میں عقل کی حقیقت اور اس کے دائرہ کار کی وضاحت کرتے ہیں نیز اس کا وحی کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں۔(4) علامہ ماوردی علمِ کلام کی مبادیات کے ضمن میں سماعت کے احکامات اور اس کی انواع کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ علامہ ماوردیؒ باب اوّل کے مقدمہ میں علمِ منطق کی مبادیات کا ذکر کرتے ہیں اور دلائل النبوۃ پر کلام سے قبل ان اُمور کی توضیح کرتے ہیں تاکہ قاری علم اکلام کے اہم اُصولوں کو ذہن نشین کر لے۔عباسی عہد کی کتبِ دلائل النبوۃ میں علامہ ماوردیؒ کی کتاب اس لحاظ سے اہمیّت کی حامل ہے کہ اِنہوں نے کتاب کے آغاز میں علم اکلام کے بنیادی اور اہم نکات پر روشنی ڈالی ہے۔

## ۲۔فلاسفہ کے نظریات کا تعارف

اہلِ فلاسفہ مختلف نظریات وعقائد رکھتے ہیں۔یہ لوگ ہر چیز کو عقل کے ذریعے پرکھتے ہیں۔پھر وہ اپنی محدود ذہنی صلاحیّت کے مطابق استدلال کرتے ہیں۔قرآنِ مجید عقلی استدلال کی نفی نہیں کرتا۔بلکہ کائنات میں غور وخوض کی بار بار دعوت دیتا ہے۔خرابی کی اصل وجہ یہ ہے کہ فلاسفہ فکر وعقل پر بھی بھر پور اعتماد نہیں کرتے بلکہ ان کے طرزِ استدلال میں استخراجی طریقہ رائج رہا ہے جو خارج میں موجود حقائق کی بجائے ذہن میں موجود منطقی اصطلاحات پر مبنی ہے اور ان منطقی اصطلاحات اور کلیات کو وہ حرفِ آخر قرار دیتے ہیں اگرچہ حقیقت اس کے برعکس ہو اور عقلِ سلیم اس کے غیر کا تقاضا کرے۔کتبِ دلائل النبوۃ کی ایسی ابحاث میں مبادیات کے اختلافات، اختلافی نوعیّت نیز اہلِ اسلام اور غیر مسلم فلاسفہ کے طرزِ استدلال میں فرق کی وضاحت کی گئی ہے۔وہ سیرت نگاران جنہوں نے منکرینِ نبوت کے کسی فرقہ یا فرد کے ردّ میں دلائل النبوۃ کے عنوان سے کتاب لکھی، وہ زیادہ تر ابتدائی ابحاث میں منطقی اور فلسفیانہ کلیات کو ذکر کرتے ہیں۔علامہ ماوردیؒ منکرینِ نبوت کا ذکر کرتے ہوئے تین طرح کے گروہوں کا تعارف بیان کرتے ہیں۔تیسری قسم میں وہ فلاسفہ اور ان کے دلائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہلِ فلاسفہ نبوت کے ابطال پر ظاہری اعتبار سے کوئی غیر معمولی غلبہ حاصل نہیں کر پائے اور وہ اپنی اس تحقیق میں بھی غلط ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ فلسفہ اور ریاضیاتی علوم کے مکمل ہو جانے کے بعد علومِ ربّانیہ کو اگر ان پر لاگو کیا جائے تو وہ ان کے مطابق لاگو ہوں گے۔(5) مذکورہ کلام سے اہلِ فلاسفہ کے دلائل کا معیار اور کسوٹی معلوم ہوتی ہے کہ وہ علومِ خداوندی کو اس قدر اہمیّت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے جس قدر وہ فلسفہ اور ریاضی کے علم کو ترجیح دیتے ہیں۔یہ لوگ اصل علم فلسفہ اور ہندسہ کو ہی قرار دیا کرتے اور مابعد الطبیعات علوم سے قطعی طور پر ناآشنا تھے۔وحی، معجزات، نبوت اور خارقِ عادت اُمور کا ان کے ہاں کوئی تصوّر نہیں پایا جاتا۔یہی وہ الفاظ کا ہیر پھیر اور ذہنِ انسانی میں تراشے ہوئے ناپائیدار قضیے اور کلیے تھے جنہوں نے انسانی وجود میں پائی جانے والی صلاحیتوں میں جمود پیدا کر دیا تھا۔ان کلیات و قضیوں کو چھوڑ کر وہ لوگ خود کوئی بھی آزادانہ فیصلہ نہ کر پاتے تھے۔اگرچہ حقائق ان کی نظروں میں اظہر من الشّمس بھی ہوتے پھر بھی وہ تجاہلِ عارفانہ سے کام لے کر منطقی اُصولوں کی بالادستی کے قائل رہتے۔ذاتِ باری تعالیٰ

کے یکتا ہونے پر عقلِ انسانی جتنا غور کرتی جائے اتنی زیادہ اس کو معرفت حاصل ہوتی جاتی ہے۔ جبکہ رومی فلاسفہ نصاریٰ کی طرح اس بارے گمراہ کن نظریات رکھتے ہیں۔ قاضی عبد الجبار معتزلی لکھتے ہیں کہ رومی فلاسفہ تثلیث کے قائل ہیں اور اس پر وہ درج ذیل منطق استعمال کرتے ہیں:

''وهذا التثليث الذي للنصارى قد كانت فلاسفة الروم تنحو نحوه من ان العقل والعاقل والمعقول تصير شيئا واحدا، ويقولون: هو من المثلث، وهو من فيلسوف قديم''(6)

''اور یہ وہی تثلیث کا عقیدہ جو نصاریٰ کا ہے روم کے فلاسفہ کا تھا جو اس طرف گئے کہ عقل، عاقل اور معقول ایک چیز ہو گئے اور کہتے ہیں کہ وہ مثلث ہے اور قدیم فلاسفہ کا بھی یہی نظریہ رہا۔''

توحید و رسالت جو دو اہم عقائد ہیں اہلِ فلاسفہ ان سے متعلق اس طرح کے نظریات کے حامل تھے۔ طے شدہ نظریات پر یہ لوگ اس قدر سختی سے کاربند تھے کہ اپنی عقلی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر غور کرنے کو سنگین جرم تصوّر کرتے تھے۔

## ۳۔ معجزات

یہ کتبِ دلائل النبوۃ کا اہم اور بنیادی مبحث ہے۔ انبیاء کرام □ سے صادر ہونے والے خلافِ عادت معاملات کے لئے معجزہ کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ معجزات کا اطلاق خارقِ عادت معاملات پر ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں خارقِ عادت کے لئے آیت، بینۃ اور برہان وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اہلِ علم کا اس بارے کافی اختلاف پایا جاتا ہے کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ سے صادر ہونے والے خارقِ عادت معاملات کو معجزہ قرار دیا جائے یا نہیں؟ پہلی رائے کے حامل افراد کہتے ہیں کہ معجزہ کا لفظ قرآنِ مجید میں استعمال نہیں ہوا جبکہ قائلین کی دلیل یہ ہے کہ اصطلاحات کا وجود مرورِ زمانہ کے ساتھ وجود میں آتا ہے۔ جیسا کہ تزکیہ اور تقوٰی کے حاملین کے لئے تصوّف کی اصطلاح بعد کے ادوار میں عام ہوئی۔ قائلین کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ معجزہ کے مشتقات قرآنِ مجید میں موجود ہیں۔(7) نبی مکرّم ﷺ کے معجزات کی تقسیم مختلف حوالوں سے کی گئی ہے۔ سیرتِ طیبہ کو تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو اہم معجزات کی ترتیب یوں بنتی ہے: ا۔ معجزاتِ ولادت ، ۲۔ ایّامِ طفلی کے معجزات ۳۔ معجزات اسفارِ شام، ۴۔ معجزہ

انشقاق القمر،۵ ۔معجزۂ معراج ،۶ ۔معجزاتِ قبل از ہجرت،۷۔معجزاتِ سفرِ ہجرت،۸۔معجزاتِ غزوات، ۹۔پیشین گوئیاں،۱۰۔معجزات بعداز وصال

وجودِاقدس کے خصائص کے اِعتبار سے معجزات کی تقسیم یوں کی جاتی ہے:۱۔خونِ اقدس کی طھارت، ۲۔بدنی قوت کا معجزہ، ۳۔حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا معجزہ،۴۔جسدِ پاک کی مہک ،۵۔طہارتِ بول و براز

معجزات کی کیفیت کے اعتبار سے اس کی تقسیم یوں ہے:۱۔حسّی، ۲۔معنوی

نبی مکرّم ﷺ کے معجزات کا اظہار مختلف اشیاء کے ذریعے ہوتا رہا۔اس لحاظ سے اس کی تقسیم یوں کی جاتی ہے:۱۔عالمِ حیوانات کے معجزات، ۲۔عالمِ نباتات کے معجزات، ۳۔عالمِ جمادات کے معجزات ۴۔عالمِ جنات کے معجزات، ۵۔عالمِ ملکوت کے معجزات،پیغمبرِ اسلام ﷺ کے معجزات کی ایک تقسیم یہ ہے: ۱۔زمینی معجزات، ۲۔آسمانی معجزات

بعض معجزات کا ظہور موقع کی ضرورت کے مطابق ہوا جبکہ بعض معجزات کا ظہور تا قیامت جاری رہے والا ہے۔اس لحاظ سے اس کی دو قسمیں بنتی ہیں۔۱۔وقتی معجزات،۲۔دائمی معجزات

پیغمبرِ اسلام ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کثیر معجزات عطا کئے۔ان تمام معجزات کا ذکر کتبِ دلائل میں موجود ہے۔امام بخاریؒ کتاب الانبیاء کے تحت باب علامات النبوۃ فی الاسلام میں جو احادیث ذکر کرتے ہیں وہ معجزات پر مشتمل ہیں۔اس باب کے تحت ذکر کی جانے والی پہلی حدیث میں کھانے اور پانی میں برکت کا معجزہ بیان کیا گیا ہے۔عمران بن حصین دستِ اقدس سے پانی میں برکت کا تذکرہ کرتے ہیں (8)امام بخاریؒ نے نبی معظم ﷺ کے کئی اسفار جن میں پانی کم گیا اور آپ ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہوا،ان کا ذکر علامات النبوۃ فی الاسلام کے تحت کیا ہے۔ان اَسفار میں لوگوں کی تعداد مختلف رہی ہے۔حدیبیہ کے سفر میں یہ تعداد پندرہ سو تھی۔(9)ایک موقع پر اسّی صحابہ کرام □ موجود تھے۔(10)قاضی عیاض مالکیؒ ذکر کرتے ہیں کہ پانی کے انگلیوں سے جاری ہونے کا معجزہ متعدد مرتبہ وقوع پذیر ہوا۔(11)اس بات کے ذکر کے بعد قاضی عیاضؒ نبع الماء کے مختلف واقعات کو بطورِ استشہاد لاتے ہیں۔(12) ابو نعیم اصفہانیؒ اس معجزۂ نبع الماء کو نبوت کی عظیم نشانی قرار دیتے ہیں۔(13) آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے بارش کا سلسلہ ہفتہ بھر جاری رہا اور آپ ﷺ کی دعا سے مدینہ منورہ میں یہ

سلسلہ رُکا اور ارد گرد بارش جاری رہی۔(14)اسطوانۂ حنانہ کا معجزہ بھی بہت اہم ہے۔جمعہ کے موقع پر جب آپ ﷺ کے لئے ممبر تیار ہوا اور آپ ﷺ نے کھجور کے تنے کی بجائے اس پر خطبہ شروع کیا تو وہ بچے کی طرح رونے لگ گیا۔آپ ﷺ نے نیچے اتر کر اس کو تسلّی دی اور وہ خاموش ہو گیا۔(15) ابو نعیم اصفہانیؒ نے دلائل النبوۃ میں اس واقعہ کو علیحدہ فصل کی صورت میں ذکر کیا ہے۔ (16)آپ ﷺ نے آنے والے وقت میں یہود کے مغلوب ہونے کی پیشین گوئی فرمائی۔ (17)اس کو بھی امام بخاریؒ نے علامات النبوۃ کے تحت ذکر کیا ہے۔جب مشرکینِ مکہ روم کے مغلوب ہونے پر خوش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اہلِ روم کے فارس پر غلبہ کی بشارت سُنائی۔ قاضی عبد الجبار معتزلی نے تثبیت دلائل النبوۃ میں اہلِ روم کی فتح کے حصول کے بارے پیشین گوئی کا ذکر کیا ہے۔ (18)نبی معظم ﷺ کو کفّار نے ہر لحاظ سے اذیت دینے کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی۔ قاضی عبد الجبار نے اس کو نبوت کی اہم دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے۔(19)آپ ﷺ نے ایک موقع پر ممبر پر کھڑے ہو کر حوضِ کوثر کو مُلاحظہ کیا۔(20)اور طرح طرح کے فتنوں کی نشان دہی فرمائی۔(21) کتبِ دلائل النبوۃ کے معجزات میں ماکولات و مشروبات میں برکت و کثرت کے معجزات کو خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔بلکہ انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا وہ معجزہ ہے جس کو کئی طرق سے کتبِ دلائل میں بیان کیا گیا ہے۔نبع الماء کی طرح تکثیرِ طعام کے معجزہ کو وقوع بھی کئی دفعہ ہوا ۔جمادات و حیوانات کا کلام کرنا اور اطاعت بجالانا، بوقت ولادت معجزات کا ظہور، غزوات میں امدادِ غیبی جیسے معجزات کا ظہور، جسمانی خصوصیات کا معجزانہ اظہار وغیرہ متعدد معجزات مذکور ہیں۔وہ معجزات جن کو خصوصی اور علیحدہ مباحث کے طور پر کتبِ دلائل میں ذکر کیا گیا ہے اُن میں قرآنِ مجید، اسراء و معراج اور انشقاق القمر شامل ہیں ۔ معراج و اسراء کا ذکر امام بیہقیؒ اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں تفصیلاً کرتے ہیں(22)تذکرۂ معراج قاضی عیاضؒ کا انداز مُلاحظہ ہو:

" ثُمَّ اخْتَلَفَ السَّلَفُ وَالْعُلَمَاءُهَلْ كَانَ إِسْرَاؤُهُ بِرُوحِهِ أَوْ جَسَدِهِ!؟ ..على ثلاث مقالات:فذهب طَائِفَةٌ: إِلَى أَنَّهُ إِسْرَاءٌ بِالرُّوحِ، وَأَنَّهُ رُؤْيَا مَنَامٍ.مَعَ اتِّفَاقِهِمْ: أَنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ

حَقٌّ وَوَحْيٌ.وَإِلَى هَذَا ذَهَبَ مُعَاوِيَةُ وَحُكِيَ عَنِ الْحَسَنِ ، وَالْمَشْهُورُ عَنْهُ خِلَافُهُ وَإِلَيْهِ أَشَارَ مُحَمَّدُ بن اسحق" (23)

"پھر اسلاف اور علماء نے اس بارے اختلاف کیا ہے کہ کیا آپ ﷺ کی سیر روحانی تھی یا جسمانی ؟اس بارے تین اقوال ہیں :ایک مذہب اس طرف گیا ہے کہ آپ ﷺ کی سیر روحانی تھی اور یہ خواب میں ہوئی اس قول کے اتفاق کے ساتھ کہ انبیاء کے خواب حقیقت اور وحی ہوتے ہیں۔اور اس طرف معاویہ گئے ہیں اور حسن سے بھی اس بارے حکایت منقول ہے اور ان کے بارے مشہور قول اس کے خلاف ہے اور محمد بن اسحاق نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔"

قاضی عیاضؒ اس مذہب کے علماء کے دیگر افراد اور ان کے دلائل کو ذکر کرتے ہیں اور پھر جمہور کے علماء کا مؤقف ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سلف کے جمہور علماء و مسلمین اس طرف گئے ہیں کہ یہ سیر بیداری میں جسم کے ساتھ ہوئی اور یہی حق ہے اور یہ قول حضرت ابن عباسؓ، حضرت جابرؓ، حضرت انسؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت مالکؒ کا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے معراج واسراء کے مبحث میں اس کی دیگر ابحاث پر بھی وضاحت کے ساتھ کلام کیا ہے۔یہ اہم مبحث عہدِ بنو عباس کی تقریباً تمام کتبِ دلائل النبوۃ میں موجود ہے۔انشقاق القمر کا معجزہ ہجرت سے پانچ سال قبل رُونما ہوا۔معراج و الاسراء کی طرح آپ ﷺ کے اس معجزہ کا ذکر بھی کتابِ الٰہی میں موجود ہے۔(24) جہاں تک عباسی عہد کی کتبِ دلائل النبوۃ میں اس معجزہ کا تعلق ہے دلائل النبوۃ کے کئی مؤلفین نے اس کو باقاعدہ اور علیحدہ مبحث کی صورت میں بیان کیا ہے۔ قاضی عبد الجبار معتزلی نے اس بارے باب قائم کیا ہے۔(25) امام بیہقیؒ دلائل النبوۃ میں اس معجزہ کو مختلف مقامات پر ذکر کرتے ہیں.(26) انشقاق القمر کا معجزہ اس قدر اہم ہے کہ اس کو کتبِ دلائل النبوۃ کے ہر مؤلف نے خصوصیّت کے ساتھ ذکر کیا ہے، عہدِ بنو عباس کی ابتدا سے آخر تک جتنی کتب دلائل کے عنوان پر لکھی گئیں، انشقاق القمر کی بحث تقریباً ان سب میں موجود ہے۔ چھٹی صدی ہجری کے ایک سیرت نگار محمد بن اسماعیل نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں (27) اور قاضی عیاض مالکیؒ نے کتاب الشفامیں (28) اس پر مبحث قائم کر کے کلام کیا ہے۔دلائل النبوۃ کا بنیادی اور معتبر ذخیرہ کتبِ احادیث کی شکل میں

موجود ہے۔انشقاق القمر کا معجزہ مُسند احمد بن حنبل میں موجود مُسند انس بن مالک (29) ,امام بخاری کی الجامع الصحیح (30),امام مسلم کی الجامع الصحیح (31)،اور محمد بن عیسیٰ ترمذی کی جامع ترمذی میں (32)اِنشقاق القمر کی مباحث مستقل ابواب کی شکل میں موجود ہیں۔

**۴۔علاماتِ ولادت**

سیرت نگاروں نے کتبِ دلائل النبوۃ میں ایک اہم مبحث حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی نشانیوں پر قائم کیا ہے۔دریاساوہ کا خشک ہونا، کسریٰ کے محل کے کنگروں کا ٹوٹنا، آپ ﷺ کی والدہ کا شام کے محلّات کو دیکھ لینا، کاہنوں اور نجومیوں کا بشارتیں سنانا، والدہ کا حمل مبارک کو ہلکا محسوس کرنا وغیرہ بکثرت علامات کو سیرت نگاروں نے نبوت کے دلائل کے تحت رقم کیا گیا ہے۔محمد ابنِ حبان اپنی کتابِ سیرت میں ولادت کے باب میں اصحابِ فیل کا تذکرہ بالتفصیل لاتے ہیں اور اِسی سال کو ولادت کا سال قرار دیتے ہیں ۔(33)اعلام النبوۃ میں مولد الرسول ﷺ کے تحت علامہ ماوردیؒ حضرت عثمان بن عاصؓ کی والدہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ اُنہوں نے ولادت کی رات ستاروں کو دیکھا کہ بہت قریب آ چکے ہیں ۔(34)سیرت ابنِ اسحاق میں آپ ﷺ کی والدہ کا قول ذکر کیا گیا ہے کہ بوقتِ ولادت انہوں نے نور کا مشاہدہ کیا۔ (35)عبد الملک بن ہشامؒ ''السیرۃ النبویۃ''میں بھی یہ روایت ولادت کے معجزات کے تحت ذکر کرتے ہیں اور اس کو حضرت حلیمہؓ کے واپس لوٹانے کا تذکرہ کرتے ہوئے درج کرتے ہیں۔(36)ابو القاسم السہیلیؒ وضعِ حمل کے بعد اس طرح کے عجائب ذکر کرتے ہیں۔(37)سیّد وُلدِ آدم ﷺ کے نسب کے باب میں ہے کہ آپ ﷺ کی والدہ کے لئے بصریٰ شہر کے اونٹوں کی گردنیں یا یہ کہ بصریٰ کے محلّات روشن ہوگئے۔سیرت ابنِ ہشام میں عبد الملک نے اُونٹ کی گردنیں یا محلات دونوں مراد لئے ہیں۔(38)ابو الحسن علی بن محمد الماوردیؒ نے ولادت کے وقت نور کی روایت کو کفالتِ ابو طالب کے باب میں ذکر کیا ہے۔(39)بیہقیؒ نے اپنی دلائل النبوۃ میں باب ذکر مولد المصطفیٰ ﷺ کے تحت اس روایت کو ذکر کیا ہے۔(40)ابو القاسمؒ نے الروض الانف میں اس روایت کو حدیثِ رضاعت کے تحت ذکر کیا ہے۔(41)جبکہ سلیمان بن موسیٰ الحمیری نے اسی طرح کی روایت مغازی رسول اللہ ﷺ کے ضمن میں بیان کی ہے۔(42)پیغمبر اسلام ﷺ کر ولادت کے عجائبات

میں سے مختون پیدا ہونا بھی ہے ۔ ابو نعیم اصبھانی اس بات کو دلائل النبوۃ میں ذکر کرتے ہیں ۔(43)الروض الأنُف میں مختون کے متبادل معذور کا لفظ استعمال ہوا ہے۔(44)الحاصل نبی مُحتشم ﷺ کی ولادت باسعادت عام لوگوں سے منفرد تھی۔اس کے زیادہ تر مشاہدات آپ ﷺ کی والدہ نے کئے۔ان کو عام حاملہ عورتوں کی طرح کے معاملات جیسے جسم کا بھاری پن اور بوجھل ہونا، متلی آنا ،طبیعت کا ناساز رہناوغیرہ معاملات پیش نہ آئے۔آپ ﷺ کی ولادت بھی عام بچوں کی طرح نہ ہوئی بلکہ ناف کٹی ہوئی تھی، مختون اور پاک صاف پیدا ہوئے ۔ غسل کی قطعاً ضرورت محسوس نہ کی گئی ۔ولادت کی بشارات نجومیوں، کاہنوں اور اہلِ کتاب نے سنائیں۔پیدائش کے وقت آپ ﷺ کی والدہ نے ایک ایسے نور کا مشاہدہ کیا جس سے انُہوں نے شام کے محلاّت اور وہاں کے اُونٹوں کی گردنوں کو دیکھ لیا بلکہ ان کے لئے پوری روئے زمیں روشن ہوگئی۔پیدائش کے وقت رُونما ہونے والے ان تمام عجائبات کو کتبِ دلائل النبوۃ میں ایک اہم مبحث کے تحت درج کیا گیاہے۔

### ۵۔غزوات وسرایا

غزوات وسرایا کا آغاز مدنی دور میں اذنِ جہاد کے بعد ہوا۔رسول اکرم ﷺ نے غزوات میں بنفسِ نفیس شرکت کی۔غزوۂ بدر اسلام کا وہ عظیم الشّان معرکہ ہے جس سے اسلام اور حامیانِ اسلام کی شان و شوکت عالمِ کفر پر عیاں ہوئی۔غزوۂ حنین میں آزمائش کی گھڑی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب''(45) '' میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

آپ ﷺ کا یہ فرمان بے مثال جرأت،ثابت قدمی اور نبوت و رسالت کی حقانیّت پر بیّن دلیل ہے۔غزوات میں کامیابی و کامرانی اور شوکتِ اسلام کا بصورتِ فتح واشگاف اظہار نبوت کی صداقت پر وہ واضح اور مستحکم دلیلیں ہیں جن کا تقریباً تمام کتبِ دلائل میں تذکرہ موجود ہے۔امام بیہقیؒ نے اپنی دلائل النبوۃ میں غزوۂ بدر کے موقع پر رُونما ہونے والے نبوی دلائل کو ایک علیحدہ باب کی شکل میں رقم کیا ہے ۔(46)غزوۂ خندق میں پائی جانے والی علاماتِ نبوت پر امام بیہقیؒ باب قائم کرتے ہیں۔ (47)رسول اللہ ﷺ کا کفّار پر رُعب آپ ﷺ کی نبوت کے عظیم دلائل میں سے ہے۔غزوۂ حنین کے موقع پر

آپ ﷺ کی نبوت کی صداقت عیاں ہوتی ہے۔اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ نے اُن پر مٹی پھینکی جس کی وجہ سے ان پر دہشت اور رُعب طاری ہو گیا۔ تثبیت دلائل النبوۃ میں اس معجزہ کا ذکر موجود ہے۔(48)غزوات میں ظہور پذیر ہونے والے معجزات کو کتبِ دلائل کے بہت سے مؤلفین نے ذکر کر کے ان میں موجود دلائل و آثار کو بیان کیا ہے۔ان میں ایک محمد بن حبان البستی بھی ہیں جنھوں نے سیرت کو دلائل النبوۃ پر مبنی روایات کی صورت میں مرتّب کیا ہے۔ مؤلف نے غزوۂ بدر میں واقع ہونے والے نبوی دلائل کو اس باب کے تحت ذکر کیا ہے۔(49)غزوات و سرایا کی روایات نبوت کی علامات و دلائل سے معمور ہیں۔ یہ غزوات و سرایا رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ایک اہم جزو ہیں۔ان میں بکثرت غیر متوقّع اور غیر معمولی واقعات کا ظہور ہوا۔ بدر کے معرکہ کی کامیابی آپ ﷺ کی نبوت کی صداقت پر واضح دلیل ہے۔ حُنین کے موقع پر عظیم الشّان ثابت قدمی کا مظاہرہ آپ ﷺ کی نبوت کی حقانیّت پر وہ واضح دلیل ہے جس کا اِنکار ممکن نہیں۔ ہر ایک غزوہ میں متعدد معجزات و علامات کا اظہار ہوتا رہا۔ غزوات میں ظاہر ہونے والی نبوت کی علامات کثیر الجہات ہیں۔

یہ علامات و دلائل پیشین گوئیوں، غیبی اطلاعات، فَوران الماء، تکثیرِ طعام، امدادِ غیبی، ثابت قدمی اور نُصرت من اللہ کی صورت میں موجود ہیں۔

## ۶۔آسمانی صحائف، علماءِ اہلِ کتاب اور نجومیوں کی پیغمبرِ اسلام سے متعلق پیشین گوئیاں

کتبِ سماویہ میں رسول اکرم ﷺ کی بعثت کی خبریں آپ ﷺ کے نام اور صفات کے ساتھ بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔تورات و انجیل میں صفاتِ صحابۂ کرام □ کا ذکر بھی موجود ہے۔(50) اہلِ کتاب کتب وصحائف کے ذریعے سے پیغمبرِ اسلام ﷺ کے بارے بخوبی آگاہ تھے۔(51)اہلِ کتاب کی پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق معرفت کا ذکر کرتے ہوئے ابوالحسن بلخیؒ بیان کرتے ہیں کہ یہود میں سے ابو یاسر بن اخطب، کعب بن اشرف، کعب بن اُسد، سلام بن صوریا، کنانہ بن ابی حقیق، وہب بن یہوذا اور ابو نافع آپ ﷺ کو بیٹوں کی طرح جانتے تھے۔ (52)ورقہ بن نوفل جو زمانۂ جاہلیت میں عیسائی مذہب پر کار بند تھے بعثتِ رسول اکرم ﷺ کے پہلے دن ہی آپ ﷺ پر ایمان بھی لائے اور تصدیق بھی کی۔ حضرت خدیجہ □ جب آپ ﷺ کو لے کر ان کے پاس گئیں تو

اس نے سب حالات کو سن کر آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔(53) عباسی عہد کی ان کتبِ تفاسیر واحادیث کے علاوہ کتب سیرت اور کتبِ دلائل کے مخصوص عنوان پر لکھی جانے والی کتب میں متعدد مقامات پر یہ مبحث موجود ہے۔ورقہ بن نوفل کی مذکورہ روایت کو ابو محمد حسین بن مسعود بغویؒ نے بھی اپنی کتابِ سیرت میں درج کیا ہے۔(54) نجومی اور اہلِ کہانت نے بھی آپ ﷺ کی ولادت اور رسالت کی خبریں دی ہیں۔ابو القاسم عبد الرحمٰن السہیلیؒ نے اس بارے باب قائم کیا ہے۔(55) قرآن مجید کی واشگاف گواہی نیز تفسیر، حدیث اور سیرت کی متعدد مرویات اس بات پر شاہد ہیں کہ کتبِ سماویہ آپ ﷺ کے ذکر وصفات سے معمور ہیں اور ہر چند کوشش کے باوجود اہلِ کتاب ان کو محو نہ کر سکے اور نہ ان شہادتوں کا اطلاق پیغمبرِ اسلام ﷺ کے علاوہ کسی اور پر کر سکے۔علمائے اہلِ کتاب سے ثابت شدہ ان شہادتوں اور قصص کو کتبِ دلائل النبوۃ میں یوں ایک اہم عنوان کی حیثیت حاصل ہے۔

## ۷۔انبیاء کی بشارتیں

کاہنوں، جادوں گروں اور نجومیوں نے رسول کریم ﷺ کی آمد کی جو بشارات لوگوں کو سنائیں ان کو معاشرہ میں پذیرائی ملی۔رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل ان خبروں کی عمومی گردش منشاء خداوندی کے تحت ہوئی۔ جہاں تک انبیاء کرام □ سے متعلق بشارات کا تعلق ہے، ان میں کسی قسم کا ابہام موجود نہیں۔ حضراتِ انبیاء کرام وحی الٰہی کے امین ہیں۔احکاماتِ خداوندی کو مِن وعَن پہنچانا ان کا بنیادی مقصد رہا ہے۔قرآنِ مجید میں حضرت مسیح □ کی آپ ﷺ سے متعلق بشارت کا تذکرہ موجود ہے۔ (56) پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق بشارات پر مبنی ابحاث جو انبیاء کی زبان سے ہم تک پہنچیں، ان کو کتبِ دلائل کے مصنّفین نے صفحۂ قرطاس کی زینت بنایا ہے۔علاّمہ ماوردیؒ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ □ اور حضرت عیسیٰ □ ان انبیاء میں سے ہیں جن کو کتاب دی گئی، ان دونوں انبیاء کے درمیان اہلِ کتاب کا اتفاق ہے کہ سولہ دیگر انبیاء گزرے ہیں۔ یہ بات بنی اسرائیل کی کتب سے ظاہر ہے۔ان میں سے کثیر انبیاء نے حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی خبر دی۔ (57) پھر علامہ ماوردی ان انبیاء کرام کے نام اور ان کی دی گئی بشارات کو بیان کرتے ہیں۔ جن انبیاء کی بشارات کو بیان کیا گیا ہے اُن میں حضرت نوال بن نوتال، عویدیا*(58)، میخاء ، حبقوق، حزقیال(59) ، بر صفینا، زکریا بن یوحنا

،دانیال(60)،ارمیابن برخنا(61)،داوداور مسیح □ (62)وغیرہ شامل ہیں۔ (63)حضرت آدم □ سے حضرت مسیح □ تک تمام انبیاء کرام نے پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق مختلف انداز والفاظ کے ساتھ بشارات دی ہیں جو کتبِ سماویہ میں موجود ہیں۔کتبِ دلائل النبوۃ میں رسالتِ مآب ﷺ سے قریب کے زمانہ کے انبیاء کی بشارات کوذکر کرنے کی ایک اہم وجہ آپ ﷺ سے متعلق خبروں کا عمومی پایا جانا اور زمانۂ ظہور کا قریب ہونا ہے۔

## ۸۔علوم غیبیہ پر آگاہی اور علاماتِ نبوت

دلائل النبوۃ کی مباحث میں سے ایک اہم مبحث علومِ غیبیہ پر اطلاعات دینا ہے۔آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر آنے والے واقعات کی خبریں فراہم کیں۔امام بخاری الجامع الصحیح میں علامات النبوۃ کے تحت لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے آنے والے وقت میں یہود کے مغلوب ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ۔(64)جب مشرکینِ مکہ روم کے مغلوب ہونے پر خوش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اہلِ روم کی فارس پر فتح کی بشارت دی۔ قاضی عبدالجبار معتزلی تثبیت دلائل النبوۃ میں روم کی فتح کے بارے پیشین گوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو روم کے فارس پر چند سالوں کے بعد غلبہ کی بشارت دی اور یہ کہ مسلمانوں کا غم عنقریب خوشی میں بدل جائے گا۔ (65)

نبیّ ِمعظم ﷺ کو کفّار نے ہر لحاظ سے اذیّت دینے کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی۔ قاضی عبد الجبار نے اس کو نبوت کی اہم دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے۔(66)آپ ﷺ نے حوضِ کوثر کو ممبر پر کھڑے ہو کر ملاحظہ کیا۔(67)اور طرح طرح کے فتنوں کی نشان دہی فرمائی۔(68)

## ۹۔وحی، کیفیتِ وحی اور اس کی صورتیں

وحی نبوّت کا خاصا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے انبیاء کرام □ کو انسانیّت کی رہنمائی اور رُشد و ہدایت کی خاطر پیغامات عطا کرتا ہے۔ تمام انبیاء کرام □ کو اس عظیم شرف سے نوازا گیا ہے۔وحیِ الٰہی پیغمبرِ اسلام ﷺ کی نبوت کی صداقت پر وہ روشن دلیل ہے جس کو حسّی طور پر بھی جانا گیا ہے۔نبیِّ معظم ﷺ پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں کے ذریعے ہوا۔آپ ﷺ جو کچھ خواب میں دیکھتے اس کا مشاہدہ دن

کو کر لیتے۔حضرت عائشہؓ اس بارے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا۔آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔وحی کا نزول نبوّت کی ایک اہم دلیل ہے۔وحی کی خبر شکوک و شبہات سے بالاتر ہوتی ہے ۔ نزولِ وحی کے مواقع پر بسا اوقات آپ ﷺ پر عجب کیفیت طاری ہو جاتی ۔سواری کے لیے قدم جما کر رکھنا مشکل ہو جاتا۔پیشانی مبارک پر پسینہ نمودار ہو جاتا۔ وحی اور اس کی کیفیّت پر کتبِ دلائل میں باقاعدہ ایک مبحث کے تحت کلام موجود ہے۔احمد بن حسین بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں اس کی کیفیت اور آثار پر باب بندی کی ہے۔(69)وحی کی کیفیات کا تذکرہ صحیح بخاری کے باب ''کیف بدء الوحی'' میں موجود ہے۔(70)جبکہ امام مسلمؒ اس کو باب ''بَابُ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَرْدِ وَحِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ'' کے تحت وحی کی صورتِ حال کو ذکر کیا ہے۔(71)سیرت ابنِ اسحاق میں محمد بن اسحاق بن یسارؒ نے '' صورۃ نزول الوحي علی النبي'' کے تحت اس کو بیان کیا گیا ہے۔(72)

کتبِ دلائل النبوۃ میں وحی کو ایک انتہائی اہم مبحث کی حیثیّت حاصل ہے۔ان کتب کے تمام مصنّفین نے اس عنوان کے تحت خامہ فرسائی کی ہے۔امام بیہقیؒ نے اس سلسلہ میں قدرِ تفصیل سے کلام کیا ہے اوراس کی تمام ترجہات کو نہ صرف متعارف کرایا بلکہ ان کی وضاحت بھی کی ہے۔فترۃ الوحی اس زمانہ کو کہا جاتا ہے جب کچھ مدت کے لئے وحی کا سلسلہ رُکا رہا،امام بیہقیؒ نے اس پہلو کی وضاحت سورۃ الضحیٰ اور اس کے تفسیری اقوال کی روشنی میں کی ہے۔(73)

## ۱۰۔قرآن واعجاز القرآن

قرآنِ مجید رُشد و ہدایت پر مشتمل وہ صحیفۂ ہے جس کو رسول کریم ﷺ کا دائمی معجزہ قرار دیا جاتا ہے۔یہ آپ ﷺ کی نبوت کی وہ معتبر دلیل ہے جس کو ابدیت وافاقیت حاصل ہے۔فصاحت وبلاغت سے معمور اس کتاب نے بڑے بڑے فصحاء عرب کو ورطۂ حیرت میں ڈالا۔آپ ﷺ کے اس معجزہ کو نبوی دلائل میں ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔کتبِ دلائل النبوۃ کے مصنّفین نے اس مبحث کو قائم کر کے اس کے چیلنجز اور اس میں موجود فصاحت وبلاغت پر تفصیلاً کلام کیا ہے۔علامہ ماوردیؒ اس کو اس دور کا اہم ترین معجزہ قرار دیتے ہیں۔ (74)اعجازِ قرآن کی مختلف انواع کا ذکر کر کے مؤلف اس معجزانہ کلام کی

اہمیّت کو آشکار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ جب اعجازِ قرآن ان تمام وجوہات سے ثابت ہے تو یہ بات درست ہے کہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ طور پر معجزہ ہے۔ جب سارے کا سارا قرآن جمع کیا جائے تو اس کا اعجاز سب سے زیادہ غالب اور اس کی حجّت ظاہر ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے دریا کو پھاڑنا، اور مردوں کو زندہ کرنا، کیونکہ معجزہ میں حجّت ایک ایسی چیز ہے جس کی مثل پیش کرنے کی مخلوق طاقت نہیں رکھتی، برابر ہے وہ چیز ایک بنایا گیا جسم ہو یا ایک اختیاری جَرم یا غیر معمولی پیش کش ہو۔(75) جس طرح علامہ ماوردیؒ قرآنِ مجید اور اس کے اعجاز کو رسولِ اکرم ﷺ کی نبوت کی ایک عظیم دلیل قرار دیتے ہیں اسی طرح امام بیہقیؒ بھی قرآنِ مجید کے اعجاز کو نبوت کی ایک ٹھوس اور مضبوط دلیل قرار دیتے ہیں۔(76) امام بیہقیؒ علامہ سمہودی صاحبِ وفا کے حوالہ سے قرآنِ مجید کے معجزہ کی ابدیت وافاقیت اور صاحبِ قرآن کی نبوت پر عظیم دلیل کے اعتبار سے کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس بات میں شک نہیں کہ انبیاء کرام کے معجزات ان کے وصال کے ساتھ رخصت ہو گئے، اگر آج کوئی ملحد یہ کہے کہ محمد ﷺ اور موسیٰ □ کی سچائی پر کون سی دلیل ہے؟ تو اس کو کہا جائے گا کہ محمد ﷺ نے چاند کو شق کیا اور موسی □ نے سمندر کو، تو وہ اس کو محال جانے اور انکار کرے، تو اللہ تعالیٰ نے اس قرآنِ مجید کو محمد ﷺ کا ایسا معجزہ بنایا ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ تاکہ آپ ﷺ کی صداقت کی دلیل وصال کے بعد بھی ظاہر ہو اور اس کو تمام انبیاء کرام □ کی صداقت کی دلیل بھی بنایا جائے جبھی تو وہ ان کی تصدیق اور ان کے احوال کے بارے معلومات فراہم کرتا ہے۔ (77) عباسی عہد کے معتبر سیرت نگاروں نے اپنی کتبِ دلائل میں اعجازِ قرآن کو نبوت کی ایک مضبوط اور اہم ترین نشانی قرار دیا ہے۔ قاضی عیاض مالکیؒ اس کی مقصدیت کو ایک مبحث کے تحت ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب الشفا میں اس کے اعجاز کی وجوہات، جہات، فصاحت و بلاغت اور اس کے اُسلوب و نظم کو منطقی اور علمی لحاظ سے بیان کرتے ہیں۔(78)

**خلاصۂ بحث**

حضرات انبیاء کرام □ غیر معمولی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو حسبِ مراتب معجزات وخصائص سے نوازتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جانے والی نشانیاں ہر لحاظ سے منفرد و ممتاز ہیں۔ ان نشانیوں کا تذکرہ کتب دلائل میں

باقاعدہ عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔دلائل پر مشتمل ان مباحث میں سے بعض کا تعلق قبل ازحیاتِ طیّبہ، کچھ کا حیاتِ اقدس جبکہ کچھ کا تعلق بعد از وصال سے ہے۔ اکثر مباحث پر معجزات کا اطلاق ہوتا ہے۔ منطقی وشرعی ادلّہ وبراہین کے ساتھ اثباتِ نبوت کو بیان کرنا عباسی عہد کی کتبِ دلائل النبوۃ کا طرۂ امتیاز رہاہے۔ عباسی عہد کی بعض کتبِ دلائل النبوۃ کی ابتدائی مباحث علم الکلام کی مبادیات اور منکرین نبوت کے عقائد و نظریات سے متعلق ہیں جن میں ابو الحسن ماوردیؒ کی اعلام النبوۃ سرِ فہرست ہے۔ عمومی معجزات کو معجزات کے مبحث کے تحت بیان کیا گیا ہے۔عمومی معجزات میں وُجودِ اقدس کے خصائص، نبع الماء ، تکثیرِ طعام اور حیوانات، نباتات اور جمادات وغیرہ سے متعلق معجزات ہیں۔بعض سیرت نگاروں نے معجزات کو مختلف انواع کی شکل میں علیحدہ علیحدہ مبحث کے ذریعے ذکر کیا ہے۔ان میں عالمِ حیوانات ، عالمِ نباتات ، عالمِ جمادات ،عالمِ جنّات، آسمانی و زمینی ، دائمی و وقتی ، حسّی و منعوی ،بوقتِ ولادت، ایامِ طفلی اور قبل از ہجرت وغیرہ معجزات شامل ہیں۔ بعض مؤلفین نے اہم معجزات کو علیحدہ مباحث کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔جن میں اِنشقاق القمر، معراج و اسراء اور قرآنِ مجید وغیرہ شامل ہیں۔احمد بن الحسین بیہقیؒ نے غزوات و سرایا میں وقوع پذیر ہونے والی علامات النبوۃ کو ذکر کرنے کی خاطر تمام غزوات کی مباحث کو اُن کے عنوانات کے تحت درج کیا ہے۔وہ کتبِ دلائل النبوۃ جن میں تاریخی اعتبار سے سیرتی واقعات درج ہیں ان میں راہبوں کاہنوں، نجومیوں اور انبیاء کرام □ کی ذاتِ پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق بشارات کے لئے اہم مباحث موجود ہیں۔اکثر سیرت نگاروں نے ولادت کے وقت ظہور پذیر ہونے والے خارقِ عادت معاملات کو ولادت کے معجزات کے تحت ذکر کیا ہے۔پیشین گوئیوں کو علیحدہ مبحث کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

**حوالہ جات وحواشی**

1 الماوردی ،ابو الحسن علی بن محمد ،اعلام النبوۃ، بیروت :دار و مکتبۃ الھلال ،1409ھ،17:1

2م۔ن،19

3البیہقیؒ، أحمد بن الحسين بن على بن موسى ، أبو بكر ، دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة،بيروت:دار الكتب العلمية،1405 ھ،مقدمه 10:1
4 المعتزلی ،الهمدانی ،عبد الجبار بن أحمد بن عبد الجبار ، أبو الحسين ، تثبيت دلائل النبوة،القاهرة :دار المصطفى ،س ن،1:1
5م۔ن، 36
6المعتزلی، تثبیت دلائل النبوة،169:1
7الجن 72:12
8البخاری، الجعفی ،محمد بن إسماعيل، أبو عبدالله ،الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه ،محقق: محمد زهيربن ناصر الناصر ،دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقی)،1422ھ)،191:4
9 م۔ن،193:4
10م ۔ن،192:2
11اليحصبی ،عياض بن موسى بن عياض بن عمرون السبتی، أبو الفضل ،الشفا بتعريف حقوق المصطفى، ج1،ص550،عمان : دار الفيحاء، 1407 ھ ،550:1
12م۔ن ،52-50
13اصبهانی ،ابو نعيم احمد بن عبد الله ،دلائل النبوة ،405:1
14م ۔ن،195:2
15م ۔ن
16اصفہانی،ابو نعيم ،دلائل النبوة ،399:1
17م ۔ن،197:2
18المعتزلی ، تثبيت دلائل النبوة،59:1
19م۔ن ،8:1
20البخاری ،الجامع الصحيح،198:4
21م ۔ن
22البیہقی ، دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة،354:2
23اليحصبی،عياض بن موسی،الشفا بتعريف حقوق المصطفیﷺ،359:1

24القمر54:1

25المعتزلی،عبدالجبار ،قاضی ،تثبیت دلائل النبوۃ ،55:1

26البیہقی ،احمد بن الحسین ،دلائل النبوۃ،19,52:1

27اسماعیل بن محمد ،دلائل النبوۃ، 32

28الیحصبی ،عیاض بن موسیٰ ،الشفا،543:1

29الشیبانی، أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد، أبو عبد الله ، مسند الإمام أحمد بن حنبل،المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون،إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي،مؤسسة الرسالة،1421 ھ/ 2001 م،398:20

30بخاری ،الجامع الصحیح ،206:4

31النیسابوري القشیری ، مسلم بن الحجاج ،أبو الحسن، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي،بيروت : دار إحياء التراث العربي،س ن ،2158:4

32الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك،أبو عيسى ، الجامع الكبير - سنن الترمذي،المحقق: بشار عواد معروف، بيروت : دار الغرب الإسلامی ،1998 م،47:4

33البُستي ،التمیمی ،محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، أبو حاتم، الدارمی،السيرة النبوية وأخبار الخلفاء، بيروت:الكتب الثقافية ،1417 ھ،33-38:1

34 الماوردی ،اعلام النبوۃ ،209:1

35المطلبی،المدنی ،محمد بن إسحاق بن يسار ،سيرة ابن إسحاق (كتاب السير والمغازی) ،محقیق: سهيل زكار،بيروت: دار الفكر، 1398ھ/1978م،50:1

36المعافری،الحمیری ،عبد الملك بن هشام بن أيوب ، أبو محمد، جمال الدين ،السيرة النبوية لابن هشام،محقق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ الشلبي، مصر:شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده ، 1375ھ/ 1955 م،165:1

37السهيلی ، عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد ، أبو القاسم ، الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام، محقق: عمر عبد السلام السلامي، بيروت :دار إحياء التراث العربي، 1421ھ/ 2000م ،150:2
38م۔ن ،57:1
39الماوردی، أعلام النبوة،211:1
40البیھقی،دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة،84:1
41السهيلی، عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد ، الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام،108:2
42الکلاعی ،سليمان بن موسى بن سالم بن حسان ، أبو الربيع ، الاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله - صلى الله عليه وسلم - والثلاثة الخلفاء،بيروت :دار الكتب العلمية ، 1420ھ،112:1
43اصبھانی ، دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني،154:1
44 السهيلی،الروض الانف،94:2
45الطيالسی، سليمان بن داود بن الجارود البصری ، أبو داود ،مسند أبي داود الطيالسی، المحقق: الدكتور محمد بن عبد المحسن الترکی،مصر:دار هجر ، 1419
46البیھقی ،دلائل النبوة ،25:3
47م۔ن ،415:3
48م۔ن ،489:2
49البستی ،محمد بن حبان ،السیرۃ النبویۃ ،172:1
50الفتح 49:29
51البقرة2:146
52الأزدی ، مقاتل بن سليمان بن بشير البلخی، أبو الحسن ،تفسیر مقاتل بن سليمان ،محقق: عبد الله محمود شحاته، بيروت :دار إحياء التراث ،1423 ھ،147:1
53البخاری ،محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح،7:1
54البغوی، الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء أبو محمد، الأنوار فی شمائل النبی المختار، محقق: الشيخ إبراهيم اليعقوبی،دمشق :دار المكتبی، 1416 ھ/ 1995

55 السهيلى ، الروض الانف،194:2

56الصف61:6

57الماوردى ،اعلام النبوة ،150

58م۔ن،152

59م۔ن،153

60م۔ن ، 154

61م۔ن،156

62م۔ن ،157

63حضرات انبیاء کرام ﷺ نے جو رسولِ اکرم ﷺ سے متعلق بشارات دی ہیں ان کو خصوصی مبحث کی صورت میں علامہ ماوردیؒ نے ہی بیان کیا ہے۔ باقی کتبِ دلائل میں یہ مبحث خصوصیّت کے ساتھ مذکور نہیں ہے۔

64البخارى ،الجامع الصحيح ،197:4

65المعتزلی، تثبيت دلائل النبوة،59:1

66م۔ن ،8:1

67البخارى،الجامع الصحيح،198:4

68م ۔ن

69البیہقی ،دلائل النبوة ،51:7

70البخارى ،محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح ،6:1

71 النيسابورى ، الجامع الصحيح للمسلم ،1816:4

72 المطلبی، سيرة ابنِ إسحاق(المبتداوالمبعث والمغازى) ،146:1

73البیہقی ،دلائل النبوة ،58:7

74الماوردیؒ ،اعلام النبوة ،72

75م۔ن،90

76البیہقی ،احمد بن الحسين ،دلائل النبوة ،مقدمة ، 60

77م ۔ن ، 62

78 اليحصبى ، عياض بن موسىٰ ،الشفا،500:1